قسط: 12

صحابہ کرام روئے زمین کا افضل ترین طبقہ

عبدالرحیم روزی

صحابہ کرام کی عدالت و دیانت اسلاف عظام کی زبانی:

1۔ **امام ابوزرعہ رازی** (۲۰۰ھ۔۲۶۴) فرماتے ہیں: (اذا رأیت الرجل ینتقص أحدا من أصحاب رسول الله ﷺ فاعلم انه زندیق لأن الرسول ﷺ عندنا حق وانما أدی الینا هذاالقرآن والسنن أصحاب رسول الله ﷺ وانما یریدون أن یجرحوا شهودنا لیبطلوا الکتاب والسنة والجرح بهم أولی وهم زنادقة)

''جب آپ کسی شخص کو کسی صحابی رسول ﷺ کی تنقیص کرتا ہوا دیکھے تو یقین کرو کہ وہ بے دین ہے۔کیونکہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہمارے نزدیک نبی برحق ہے۔قرآن کریم اور سنت مطہرہ کو اصحاب رسول ﷺ نے ہی ہم تک پہنچایا۔ یہ اعدائے دین ہم تک دین پہنچانے والوں کو مجروح کرکے اس کے پس پردہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو کالعدم قرار دینا چاہتے ہیں۔خود یہی لوگ مجروح قرار دیے جانے کے زیادہ قابل ہیں۔اور یہی لوگ بے دین ہیں۔'' (الکفایة ٤٩۔الاصابة ١/١٠)

2۔ **امام طحاوی (۲۳۹۔۳۲۱ھ) فرماتے ہیں**: ''ہم محمد رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام سے محبت رکھتے ہیں، ان میں سے کسی کے ساتھ محبت وعقیدت رکھنے میں غلو نہیں کرتے اور نہ ہی دشمنی رکھتے ہیں۔ان کے ساتھ بیر رکھنے والوں سے ہم بھی بیر رکھتے ہیں۔ہم ان کا ہمیشہ ذکر خیر کرتے ہیں۔ان سے محبت دین،ایمان اور احسان ہے اور بغض کفر،نفاق اور سرکشی ہے۔ (عقیدہ طحاویہ)

3۔ **امام ابوالحسن اشعری** (ت ٣٢٤ھ۔٩٣٦م) فرماتے ہیں ''اللہ تعالی نے مہاجرین وانصار اور اسلام لانے میں سبقت لے جانے والوں اور شرکائے بیعت رضوان کی خوب تعریف کی ہے۔قرآن کریم میں جابجا ان کی مدح وثناء موجود ہے۔''(الابانة باب ١٦ ص ٢١٩)

4۔ **خطیب بغدادی** (۱۰۰۲م ۔ ۱۰۷۲م) فرماتے ہیں: ''صحابہ کرام کی عدالت وامانت پایہ ثبوت کو پہنچی ہوئی معروف چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہی ان کو عادل قرار دیا ہے اور ان کی طہارت وانتخاب کی خبر نص قرآن میں دی ہے۔ اس کے رسول ﷺ نے بھی شرح وبسط کے ساتھ ان کی تعریف وثناء بیان فرمائی ہے اور اس قسم کی احادیث وروایات مستفیض کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں۔ ان قرآنی اور نبوی نصوص کا تقاضا یہ ہے کہ صحابہ کرام قطعی طور پر پاکیزہ، عادل اور دیانتدار لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی زبانی ان کے لیے عدالت وطہارت کی ناقابل تنسیخ ڈگری صادر ہونے کے بعد کسی اور شخصیت کی توثیق وتزکیے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

بالفرض قرآن کریم اور حدیث نبوی ان کی عدالت وامانت کے تذکرے سے خالی بھی رہتے تب بھی ان کی ہجرت ونصرت، قیمتی نفوس واموال کا خرچ کرنا، آباء واولاد کو راہ الٰہی میں قربان کرنا، دین وملت میں ہمدردی وخیرخواہی رکھنا اور ایمان وعمل کی مضبوطی میں حظ وافر رکھنا وغیرہ ان کی عدالت ونزاہت پر قطعی الثبوت حوالے ہوتے۔ (الکفایۃ ٤٦ ـ ٤٩، الاصابۃ ١ / ١٠)

5۔ **امام نووی** (٦٧٦ھ ١٢٢٧م) فرماتے ہیں: ''تمام صحابہ کرام عادل ہیں۔ چاہے ان میں سے کوئی فتنوں میں حصہ دار رہے ہوں یا نہ رہے ہوں۔ اس پر تمام قابل ذکر علما کا اجماع ہے۔'' (تقریب النووی بمع تدریب الراوی ٢ / ٢١٤ النوع ٣٩)

6۔ **شیخ الاسلام ابن تیمیۃ** (٦٦١ھ ٧٢٨ = ١٢٦٣م/١٣٢٨م) کا فرمان ہے: ''اہل سنت والجماعت کے اصولوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے دل وزبان کو اصحاب رسول ﷺ کے بارے میں صاف ستھرا رکھیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے اپنے ارشادات میں ان کے اوصاف بیان کیے ہیں۔ (العقیدۃ الواسطیۃ)

7۔ **علامہ ابن القیم الجوزی** (ت ٧٥١ھ/١٣٥٠م) فرماتے ہیں: ''پھر آپ ﷺ کے بعد قضا وافتاء کا مقدس کام اسلام کے اولین پیشرو کے ایمانی گروہ، قرآنی لشکر اور رحمانی سپاہیوں نے سنبھال لیا۔ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام ہیں۔ یہ لوگ امت کے سب سے زیادہ رحمدل، علم وآگہی میں سب سے زیادہ گہرائی وگیرائی رکھنے والے، سب سے کم تکلفات والے سادھے لوگ، تقریر وبیان میں سب سے زیادہ بہتر بیان کرنے والے، ایمان ویقین

میں سب سے زیادہ سچے، نصیحت وخیر خواہی کرنے میں آگے اور عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا وسیلہ وقربت پکڑنے والوں میں سب سے آگے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ بہت ہی آگے، کچھ درمیانے اور کچھ ان سے کم حصہ رکھنے والے ہیں۔(اعلام الموقعین ۱/۱۱ فصل من بلغ الرسالة بعد الرسول ﷺ)

8۔امام ابن کثیر الدمشقی (۷۷۴ھ ۔ ۱۳۰۰م) فرماتے ہیں:''اہل سنت کے نزدیک تمام اصحاب کرام عادل ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور رسول اکرم ﷺ نے سنت مطہرہ میں ان کے تمام اخلاق وکردار کی خوب تعریف کی ہے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اجر وثواب جزیل کے حصول کی خاطر اپنی جان ومال رسول اللہ ﷺ پر قربان کردیے۔(الباعث الحثیث /۱۷۲ النوع ۳۹)

جناب موصوف اپنی مایہ ناز تفسیر میں سورہ توبہ آیت 100 کے تحت فرماتے ہیں:''ان لوگوں کے لیے نہایت ہی افسوس ہے، جو صحابہ سے بغض رکھتے اور گالیاں دیتے ہیں، خصوصا رسول اکرم ﷺ کے بعد سردار صحابہ اور افضل شخصیت صدیق اکبر اور خلیفہ اعظم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ ایسے لوگوں کی عقل معکوس اور دل الٹے ہیں کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگوں پر دشنام طرازیاں کرتے ہیں۔''

9۔ امام محمد بن علاء الدین ابوالعز الحنفی (۷۳۱ھ ۔ ۷۷۹ھ) اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوسکتا ہے جس کے دل سب سے افضل مؤمنوں اور انبیائے کرام کے بعد تمام اولیاء کے سرداروں کے بارے میں غیظ وغضب سے بھرپور ہیں۔ بلکہ یہود ونصاریٰ ایک درجے میں ان دشمنان صحابہ سے بہتر ہیں۔ ان سے کہا گیا کہ تمہاری ملت کے افضل لوگ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا''حضرت موسیٰ کے اصحاب'' نصاریٰ سے پوچھنے پر کہا گیا''حضرت عیسیٰ کے اصحاب۔'' جبکہ روافض سے پوچھا گیا کہ تمہاری ملت کے سب سے بدتر کون ہیں؟ جواب ملا:''محمد ﷺ کے رفقاء''(شرح عقیدہ طحاویہ ص۴۷۹)

10۔ سید شریف علی جرجانی اشعری (۱۳۲۹م۔۱۴۱۳م) اور کمال الدین محمد بن الہمام (ت۸۶۱ھ/۱۴۵۳م) فرماتے ہیں:''تمام اصحاب کرام کی تعظیم واحترام بجالانا اور ان پر نقد وقدح سے احتراز کرنا واجب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی نے اپنی کتاب عزیز میں متعدد جگہوں پر ان کی عظمت بیان کی ہے۔ (شرح المواقف، المقصد السابع بحوالة الصحابة ومكانتهم فى الاسلام ۹۴، المسايرة فى العقائد المنجية فى الآخرة/۱۳۲)